از عدالت عظمیٰ

1 اکتوبر 1954

آر۔ایم۔شیشادری

بنام

ضلع مجسٹریٹ، تنجور، ودیگر۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھر جیا، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان

بھارت کا آئین، آرٹیکل 19 (1) (g)-سینماٹوگراف ایکٹ (II بابت 1918 دفعہ 8)-سینما تھیٹر کے مالک-لائسنس دی گئی-شرائط-پابندیاں-چاہے معقول ہوں۔

اپیل کنندہ، جو تنجور ضلع میں ایک مستقل سینما تھیٹر کا مالک ہے، کو ضلع مجسٹریٹ، تنجور کی طرف سے لائسنس جو اس کی طرف سے جاری کردہ دو نوٹیفکیشنز (گورنمنٹ آرڈر متفرقہ 1054 ہوم 28 مورخہ مارچ 1948 اور گورنمنٹ آرڈر متفرقہ 3422 مورخہ 15 ستمبر 1948) کے تحت عائد کچھ شرائط کے ساتھ جاری کیا تھا جسکو سینماٹوگراف ایکٹ (II بابت 1948) کی دفعہ 8 کے ذریعے کام کرنے کے لئے اختیارات کا استعمال ریاست مدراس کی طرف سے حاصل تھا۔

دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ متنازعہ شرائط درج ذیل تھیں:-

"4(ا) لائسنس یافتہ ہر پرفارمنس میں اتنی طوالت اور اتنی لمبائی کی ایک یا زیادہ منظور شدہ فلمیں دکھائے گا، جس کی صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت، عام یا خصوصی حکم کے ذریعے ہدایت کرے۔

خصوصی شرط 3۔-لائسنس یافتہ کو ہر پرفارمنس کے آغاز پر ایک یا زیادہ منظور شدہ فلموں کی کم از کم 2,000 فٹ کی نمائش کرنی چاہیے۔

شرط نمبر 4 (اے) اور خصوصی شرط نمبر 3 نے لائسنس یافتہ کے اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے حق پر غیر معقول پابندیاں عائد کیں اور وہ کالعدم تھیں کیونکہ انہوں نے آئین کے دفعہ 19 (1) (جی) کے تحت اپیل کنندہ کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 192 بابت 1952۔

بھارت کا آئین کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت مدراس عدالت عالیہ کے 24 اگست 1951 کے فیصلے اور حکم سے سول متفرق پٹیشن نمبر 5744 بابت 1951 کی اپیل۔

ذاتی طور پر اپیل کنندہ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دیفتری (آر گنپتی آئیر اور پی جی گوکھلے، بشمول)۔

مداخلت کار (یونین آف انڈیا) کی طرف سے سی۔کے۔ڈیفتری، بھارت کے سالیسیٹر جنرل (پی۔اے۔مہتا اور پی۔جی۔گوکھلے، بشمول)۔

یکم اکتوبر 1954۔عدالت کا فیصلہ جسٹس غلام حسن کے ذریعے سنایا گیا تھا۔اپیل کنندہ نے دیا تھا جو تجو رضلع کے ترتھوری پنڈی میں سری براہنا کی نامی ایک مستقل سنیما تھیٹر کا مالک ہے، اور اس سلسلے میں اس نے ضلع مجسٹریٹ، تجور سے 5 ستمبر 1950 تا 4 ستمبر 1951 تک لائسنس حاصل کیا تھا۔ لائسنس ایک وقت میں ایک سال کے لیے دیا جاتا ہے اور سال بہ سال قابل تجدید ہوتا ہے۔انہوں نے 2 نوٹیفکیشنز (گورنمنٹ آرڈر متفرقہ 1054 ہوم 28 مورخہ مارچ 1948 اور گورنمنٹ آرڈر متفرقہ 3422 مورخہ 15 ستمبر 1948) کے مطابق ضلع مجسٹریٹ تجور کی طرف سے لگائے گئے لائسنس میں کچھ شرائط پر اعتراض کیا۔جسکو مدراس کی ریاست نے سنیماٹوگراف ایکٹ 1918 کی دفعہ 8 کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کے استعمال میں کام کرنے کے لئے حاصل تھا۔اعتراض شدہ شرائط آسانی سے یہاں بیان کی جا سکتی ہیں: 4"(ا) لائسنس یافتہ ہر پرفارمنس میں اتنی طوالت اور اتنی لمبائی کی ایک یا زیادہ منظور شدہ فلمیں دکھائے گا، جس کی صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت، عام یا خصوصی حکم کے ذریعے ہدایت کرے۔

(ب) لائسنس یافتہ ایسی ہدایات کی تعمیل کرے گا جو صوبائی حکومت عام یا خصوصی حکم کے ذریعے دے کہ کسی بھی کارکردگی کے دوران منظور شدہ فلموں کی نمائش کس انداز میں کی جائے گی۔

وضاحت-"منظور شدہ فلمیں" کا مطلب ہے ایک سنیماٹوگراف فلم جو اس مقصد کے لیے صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہو۔خصوصی شرط.3-لائسنس یافتہ کو ہر پرکارکردگی کے آغاز پر ایک یا زیادہ منظور شدہ فلموں کی کم از کم 2,000 فٹ کی نمائش کرنی چاہیے۔

"اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مدراس میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کا رخ کیا تا کہ ضلع مجسٹریٹ تجور کو اپنے لائسنس سے مذکورہ شرائط کو حذف کرنے کا حکم یا ہدایت دی جا سکے اور ریاست مدراس کو اس کی طرف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا حکم دیا جا سکے۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ مذکورہ نوٹیفکیشنز کے ذریعے عائد کردہ شرائط اختیارات سے باہر اور لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیارات سے باہر ہیں اور یہ کہ وہ کالعدم ہیں کیونکہ وہ آرٹیکل 19 (1) (اے) کے تحت ان کی اظہار رائے کی آزادی اور آئین کے آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت تجارت یا کاروبار کرنے کے ان کے حق کی خلاف ورزی ہیں۔ دونوں دلائل کو مسترد کر دیا گیا، عدالت عالیہ نے کہا کہ عائد کردہ شرائط معقول ہیں اور عام لوگوں کے مفاد میں ہیں۔ عدالت عالیہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دے دی۔

اپیل کنندہ جس نے ذاتی طور پر اپیل کا مباحثہ دیا اس نے 2 اہم اعتراضات اٹھائے۔ انہوں نے سب سے پہلے دلیل دی کہ نوٹیفکیشن اور عائد شرائط حکومت مدراس اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اہلیت سے باہر ہیں، اور دوسرا، کہ کسی بھی صورت میں شرائط، سنیماٹوگراف ایکٹ کے دائرہ کار سے باہر ہونے کی وجہ سے، عام لوگوں کے مفاد میں عائد کردہ معقول پابندیوں کے مترادف نہیں ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ اس اپیل کو دوسری بنیاد پر خارج کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مدراس سنیماٹوگراف قائدہ، 1933 میں نوٹیفکیشن (گورنمنٹ آرڈر متفرقہ 1054 ہوم مورخہ 28/3/1948) کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ سنیماٹوگراف ایکٹ، 1918 (مرکزی ایکٹ II بابت 1918) کی دفعہ 8 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، اور فارم اے میں لائسنس کی شرط 4 کی جگہ، اعتراض شدہ شرائط داخل کی گئیں۔ دفعہ 8 ریاستی حکومت کو ایکٹ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے مقصد سے قواعد بنانے کا اختیار دیتی ہے۔ جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے اس قانون کا مقصد سنیماٹوگراف ایکٹ کے تحت نمائشوں کو منظّم کرنے کے لیے دفعات بنانا ہے۔ اس سوال میں جانے کے بغیر کہ کیا یہ ایکٹ کے غور و فکر کے اندر ہے کہ تعلیمی اور تدریسی فلمیں دکھائی جانی چاہئیں اور کیا سنیما لائسنس رکھنے والے کو ایکٹ کے دائرہ کار میں آنے والی ایسی فلموں کی نمائش کے لیے مجبور کیا جا سکتا ہے، سوال جواب بھی غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اعتراض شدہ شرائط آرٹیکل 19 (6) کے معنی میں "معقول پابندیوں" کے مترادف ہیں۔ منظور شدہ فلمیں وہ فلمیں ہیں جو یا تو حکومت کی طرف سے تیار کی جاتی ہیں یا نجی پروڈیوسروں سے خریدی جاتی ہیں۔ چونکہ نجی پروڈیوسروں کے پاس اپنی فلموں کی مارکیٹنگ کے لیے کوئی مشینری نہیں ہوتی ہے اس لیے حکومت انہیں ایسے پروڈیوسروں سے خریدتی ہے اور ایسی فلمیں دکھانے کے لیے سنیما لائسنس یافتہ افراد سے کرایہ وصول کرتی ہے۔ شرط 4 (اے) لائسنس یافتہ کو مجبور کرتی ہے کہ وہ ہر پر کارکردگی میں اتنی طوالت اور اتنے عرصے تک کی ایک یا زیادہ منظور شدہ فلمیں دکھائے جس کی صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت ہدایت کرے۔ اس شرط میں نہ تو فلم کی لمبائی اور نہ ہی اس مدت کی وضاحت کی گئی ہے جس کے لیے اسے دکھایا جا سکتا ہے اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکومت کو ایک غیر منضبط صوابدید حاصل ہے کہ وہ لائسنس یافتہ کو اپنی صوابدید پر کسی بھی لمبائی کی فلم کی نمائش پر مجبور کرے جو اس وقت کا پورا یا زیادہ حصہ استعمال کرسکتی ہے جس کے لیے ہر پرفارمنس دی جاتی ہے۔ ایک فلم کی نمائش میں عام طور پر 2 گھنٹے اور ایک چوتھائی وقت لگتا ہے۔ اب اگر حکومت کی صوابدید کی رہنمائی کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے تو اس کے لیے صاف ہے کہ وہ لائسنس یافتہ سے اتنی بڑی طوالت کی منظور شدہ فلمیں دکھانے کا مطالبہ کرے جو ہر کارکردگی کے لیے پورے وقت یا اس کے بڑے حصے کو ختم کرسکتی ہے۔ یہ حقیقت کہ جس وقت کے لیے منظور شدہ فلمیں دکھائی جاسکتی ہیں وہ بھی غیر متعین ہے اسی نتیجے پر پہنچتی ہے، دوسرے لفظوں میں، حکومت لائسنس یافتہ کو منظور شدہ فلم کی نمائش کے لیے مجبور کرسکتی ہے، جیسے کہ ڈیڑھ گھنٹے یا یہاں تک کہ 2 گھنٹے کے لیے۔ جیسا کہ شرط موجود ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ لائسنسنگ اتھارٹی کی رہنمائی کرنے کا کوئی اصول نہیں ہے اور مذکورہ بالا جیسی شرط کاروبار کے نقصان یا مکمل طور پر ختم ہونے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس طرح کی وسیع زبان میں رکھی گئی شرط سنیما کے کاروبار پر سختی سے کام کرنے کا پابند ہے اور اسے معقول پابندی نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ پابندی سے زیادہ مسلط کرنے کی نوعیت کا لطف اٹھاتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ شرط یہ بیان کرنے کا دعویٰ نہیں کرتی کہ منظور شدہ فلمیں سماجی یا عوامی فلاح و بہبود کے مقصد کے لیے تعلیمی یا تدریسی نوعیت کی ہونی چاہئیں۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ شرط 4 (اے) جیسا کہ اس وقت موجود ہے، لائسنس یافتہ کے اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے حق پر غیر معقول پابندی کے مترادف ہے اور اسے آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت اپیل کنندہ کے بنیادی حق کے خلاف کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

خصوصی شرائط میں، شرط نمبر 3 جس میں لائسنس یافتہ کو ہر پرفارمنس کے آغاز پر ایک یا زیادہ منظور شدہ فلموں کے 2,000 فٹ سے کم نہ ہونے کی نمائش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح کے اعتراض کے لیے صاف ہے۔ یہ شرط فلم کی کم از کم لمبائی کو 2,000 فٹ کے طور پر دکھاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ کا کوئی اشارہ نہیں دیتی ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ 2,000 فٹ کی فلم کی نمائش میں تقریباً 20 منٹ لگیں گے۔ اگر اسے 1/4- 2 گھنٹے تک جاری رکھا جائے تو یہ ہر کارکردگی کے کل وقت کا تقریباً 7 / 1 واں حصہ ہوگا۔ کیا زیادہ سے زیادہ 2,000 فٹ معقول ہوگا یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جیسا کہ اس کا ذکر کم سے کم کے طور پر کیا گیا ہے یہ واضح ہے کہ حکومت لائسنس یافتہ کو 10,000 یا 12,000 فٹ کی فلم کی نمائش کے لیے بلاسکتی ہے جو درحقیقت لائسنس یافتہ کے ذریعے مقررہ وقت کے دوران دکھائی جانے والی فلم کو باہر کرنے کے مترادف ہوگی۔ یہاں پھر سے کوئی زیادہ سے زیادہ حد عائد نہیں کی گئی ہے اس کے بعد کہ اتھارٹی کی صوابدید بے لگام اور بلا روک ٹوک ہے اور اسے لائسنس یافتہ کے اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے حق

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

میں بلا جواز مداخلت کا باعث بننا چاہیے۔اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ یہ شرط بھی اتنی ہی ناگوار ہے اور اسے حذف کیا جانا چاہیے۔

ہم اس کے مطابق اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور اس شرط 4 (اے) اور خصوصی شرط 3 کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت کالعدم ہیں اور آئین کے آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت اپیل کنندہ کے بنیادی حق کے خلاف کوئی قانونی اثر نہیں رکھتے ہیں۔

ہم اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ پہلی دلیل پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔اپیل کنندہ اس عدالت میں اور نیچے عدالت میں مدعا علیہ سے اپنے اخراجات حاصل کرے گا۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document